السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک مسجد خام ووچھوٹی سلف سے موجود تھی جس کی دیواروں کوایک رئیس نے جووہاں کا متولی اور نگہبان تھا بقصد تعمیر پختہ وسیع توڑڈالا۔ اب ظاہر ہواکہ جانب جنوب وشمال کچھ قبریں اس کی دیوار سے اس طرح لاحق ہیں کہ اگر صحن وسیع کیا جائے گا۔ مطابق وسعت مسجد کے تووہ قبریں وسط صحن میں پڑجائیں گی اوراس کے پچھم طرف ہنود کے مکان میں کہ وہ ہرگزنہیں دے سکتے۔ اگر دوسری جگہ مسجد بنائی جائے توجائز ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب کوئی زمین ایک بار مسجد قرار پاچکی تواب وہ ہمیشہ کےلیے مسجد ہوگئی، اس کا مسجد ہونا باطل نہیں ہوسکتا۔ ایسی حالت میں دوسری جگہ مسجد تو بنانا جائز نہیں ہے۔ لیکن اول مسجد کی جگہ چھوڑ دینا اوراس کے مسجد ہونے سے دست بردار ہوجانا یااس کی جگہ کوئی اورچیز بنوانا، جس سے اس جگہ کے احترام میں فرق آئے اور جُنب اور حائض وغیرھما اس میں جانے کے مجاز ہوجائیں، یہ امر بالضرور ناجائز ہے۔ مذہب احناف میں یہی مفتی بہ ہے۔ فتاویٰ عالمگیری (2/547) مطبوعہ بند ہوگلی) میں ہے :

"ولوکان مسجد فی محلة ضاق علی اہلہ ولا یسعھم ان یزیدوا فیہ فسالھم بعض الجیران ان یجعلوا ذلک المسجد لہ لیدخلہ فی دارہ ویعطیھم مکانہ عوضا ما ہو خیر لہ فیسع فیہ اہل المحلة قال محمد لا یسعھم ذلک کذا فی الذخیرة"

اگرایک محلے میں مسجد ہو، جووہاں کے رہنے والوں کےلیے تنگ ہوگئی ہے اوروہ اس میں اضافہ کرنے کی استطاعت بھی نہیں رکھتے توان سے ایک ہمسایہ کہے کہ وہ یہ مسجد اسے دے دیں تاکہ اس (جگہ) کواپنے گھر میں شامل کرلے اوروہ اس کے بدلے میں انھیں اس سے بہتر جگہ دے دے، جواہل محلہ کےلیے کافی ہو، امام محمد رحمة اللہ علیہ نے کہا ہے کہ ان کےلیے اس عمل کی گنجائش نہیں ہے۔

(صفحہ: 548) میں ہے :

فی وقف الخصاف اذا جعل ارضہ مسجدا وبنا ہو واشہد ان لہ ابطالہ وبیعہ فہو شرط باطل ویکون مسجدا[1]

"جب ایک شخص اپنی زمین مسجد کو دے دے اوراس کو تعمیر کرے اور گواہ بنائے کہ وہ اس کو ختم بھی کرسکتا اوربیچ بھی سکتا ہے تو یہ شرط باطل ہے اوروہ مسجد ہی رہے گی نیز اسی صفحہ میں ہے :

واذا خرب المسجد واستغنی اہلہ وصار بحیث لا یصلی فیہ عاد ملکا لواقفہ اولورثتہ حتی جاز لھم ان یبیعوہ اویبنوہ دارا وقیل ہو مسجد ابدا وہو الاصح کذا فی خزانة المفتین فی فتاوي الحجة لوصار احد المسجدین قدیما وتداعی الی الخراب فاراد اہل السکة بیع القدیم وصرفہ فی المسجد الجدید فانہ لا یجوز الخ[2]

جب مسجد ویران ہوجائے اوروہاں رہنے والے اس سے بے نیاز ہوجائیں کہ وہاں نماز بھی نہیں پڑھی جاتی اوروہاں رہنے والے اس سے بے نیاز ہوجائیں کہ وہاں نماز بھی نہیں پڑھی جاتی تووہ اس کووقف کرنے والے یااس کے ورثا کی دوبارہ ملکیت بن جائے گی حتیٰ کہ ان کےلیے اسے بیچنا یااسے گھر بنانا جائز ہوگا، لیکن ایک قول کے مطابق وہ ہمیشہ کےلیے مسجد ہی رہے گی اوریہی زیادہ صحیح ہے جیساکہ "خزانة المفتین" میں ہے۔ فتاویٰ الحجہ میں ہے کہ اگر دومسجدوں میں ایک بہت پرانی ہوجائے اورویرانی کا شکار ہوجائے تومحلے والے چاہیں کہ پرانی کوبیچ کراس (کی آمدنی) کو نئی مسجد میں صرف کردیں تویہ جائز نہیں ہے۔

---

[1]۔ الفتاویٰ الھندیہ (2/457)

[2]۔ الفتاویٰ الھندیہ (2/458)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب